ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ

اگست 2011

ایگریکلچر مارکیٹنگ، حکومت پنجاب

فہرست مضامین

1	گندم	4
2	مکئی	6
3	چاول سپر باسمتی	8
4	چاول اری	10
5	چینی سفید	11
6	چنا سیاہ	13
7	ماش	14
8	مسور	15
9	مونگ	16
10	پیاز	17
11	آلو	19
12	ٹماٹر	21
13	سرخ مرچ	23

پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکیٹنگ راؤنڈاپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مختلف زرعی اجناس جس میں گندم،مکئی، چاول، گنا وغیرہ کی عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اوراُس کے موجودہ ذخائر کا تقابلی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، روالپنڈی، رحیم یار خان ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باآسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اوراُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔لہٰذا مارکیٹنگ راؤنڈاپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈاپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا محکمہ کی ٹال فری لائن 0800-51111 پر بھی ریکارڈ کرا سکتے ہیں۔مزید یہ کہ مارکیٹنگ روانڈاپ کو محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے **ڈاؤن لوڈ** بھی کیا جاسکتا ہے۔**اس مارکیٹنگ راؤنڈاپ کی تیاری میں ہماری ریسرچ ٹیم، بشیر احمد ناظمِ زراعت (معاشیات وتجارت) اور محمد اجمل پراجیکٹ منیجر ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی خدمات شامل ہیں۔**

محمد امیر خٹک
ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن)
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

گندم

بین الاقوامی سطح پر خوراک کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے جس کی وجہ سے صارف کی جیب پر اضافی بوجھ پڑھ رہا ہے۔اور اُن کی آمدن کا زیادہ تر حصہ کھانے والی اشیاء کے خریدنے پر خرچ ہو رہا ہے۔قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے صارفین کو اپنی غذائی ضروت کو پورا کرنے میں انتہائی دشواری کا سامنا ہے۔آبادی میں روز بروز اضافہ بھی غذائی ضرورت کو پورا کرنے میں ایک چیلنج بنتا جا رہا ہے۔دنیا میں ایک بڑی آبادی اپنی غذائی ضرورت گندم یا گندم سے بنی مصنوعات سے پورا کرتی ہے۔اس لئے گندم کی بہتر پیداوار دنیا میں فوڈ سیکورٹی کو یقینی بنانے کیلئے انتہائی اہم ہے۔

سال 11-2010 کے گندم کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق عالمی سطح پر گندم کی مجموعی پیداوار 651 ملین ٹن کے لگ بھگ رہی۔ جبکہ سال 09-2008 کے دوران گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 685 ملین ٹن تھی جو کہ گذشتہ چار سالوں کے دوران ایک ریکارڈ پیداوار تھی۔سال 12-2011 کے دوران گندم کی پیداوار کا تخمینہ 677 ملین ٹن کے قریب لگایا جا رہا ہے۔جو کہ گذشتہ پانچ سالوں میں گندم کی مجموعی عالمی پیداوار میں دوسری بڑی پیداوار ہو گی۔گندم کی بین الاقوامی تجارت کا تخمینہ 128 ملین ٹن کے قریب ہے۔جبکہ گندم کا مجموعی عالمی استعمال 678 ملین ٹن کے آس پاس رہنے کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔جس سے گندم کے عالمی ذخیرہ میں ایک ملین ٹن کی کمی متوقع ہے۔کیونکہ گندم کا مجموعی عالمی استعمال، گندم کی مجموعی عالمی تجارت سے ایک ملین ٹن زیادہ رہنے کی توقع ہے۔

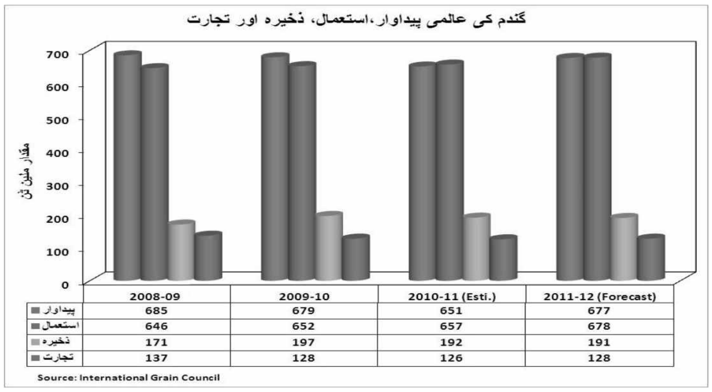

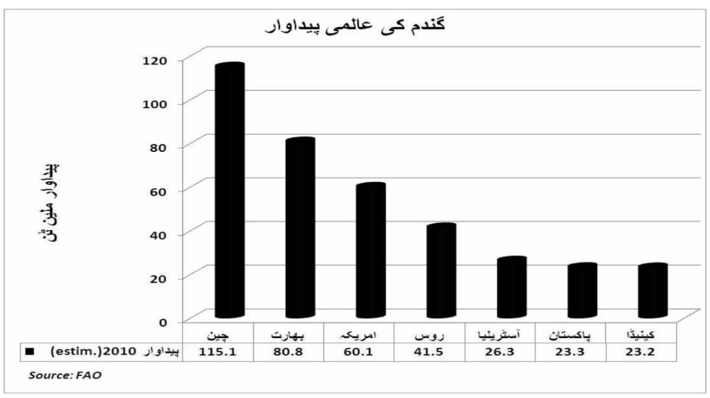

سال 2010 کے مختلف ملکوں میں گندم کی پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ عالمی سطح پر چین 115.1 ملین ٹن گندم کی پیداوار کے ساتھ پہلے ، بھارت 80.8 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، امریکہ 60.1 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، روس 41.5 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، آسٹریلیا 26.3 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، پاکستان 23.3 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے اور کینیڈا 23.2 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے۔

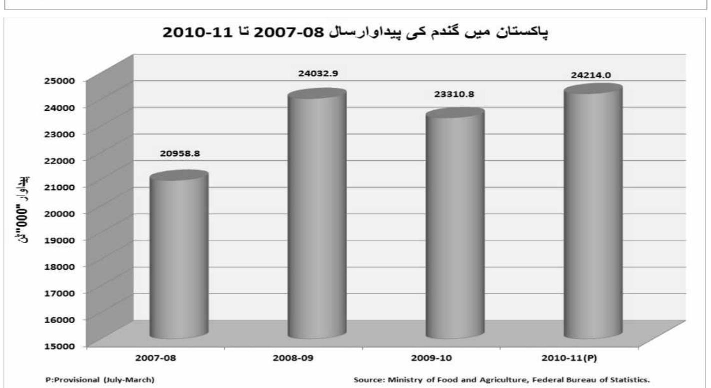

پاکستان میں گذشتہ تین سالوں کے گندم کے پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے سال 09-2008 کے دوران 24.03 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار حاصل کی ۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران 23.310 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی جبکہ سال 11-2010 کے دوران گندم کی پیداوار نے گذشتہ سالوں کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے اور گندم کی پیداوار 24.214 ملین ٹن کے قریب ہوئی۔

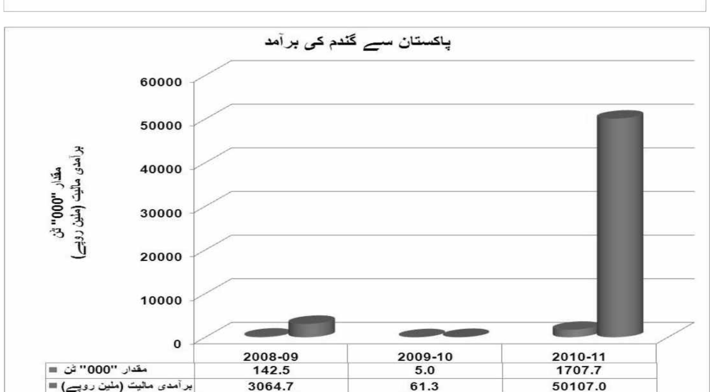

گندم کی بہتر پیداوار کی وجہ سے پاکستان نہ صرف گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہے بلکہ سال11-2010 کے دوران پاکستان نے1.707 ملین ٹن گندم برآمد کی جس کی مجموعی مالیت50.107 بلین روپے تھی۔ جبکہ گذشتہ دو سالوں کے گندم کے برآمدی اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ گندم کی مجموعی ملکی برآمد نہ ہونے کے برابر تھی۔

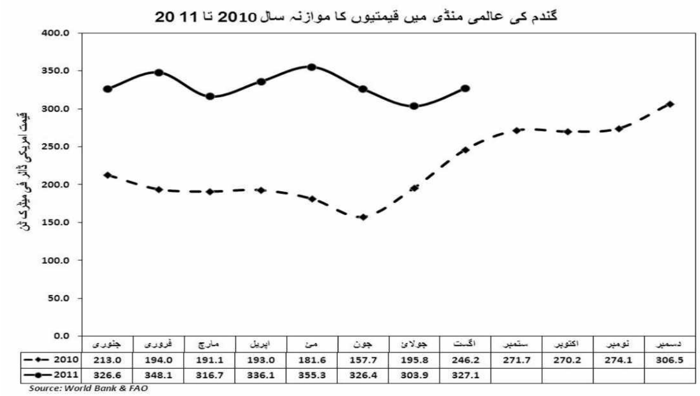

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ عالمی منڈی میں اجناس کی قیمتوں میں گذشتہ سالوں کی نسبت اضافے کا رجحان ہے۔ گندم کی عالمی منڈی بھی یہی بات ظاہر کر رہی ہیں۔ گذشتہ سال2010 کے دوران عالمی منڈی میں گندم کی قیمت 246.2 امریکی ڈالر فی میٹرک ٹن تھی جو کہ اگست 2011 میں بڑھ کر 327.1 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ اور شرح اضافہ32.86 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔

گندم کی ہفتہ وار قیمتوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگست کے پہلے ہفتہ میں گندم کی قیمت327 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ اگست کے دوسرے ہفتہ میں312 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ اسی طرح 11 اگست کو اس میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور گندم کی عالمی قیمت332 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ اسی طرح 16 اگست کو اس میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور گندم کی عالمی قیمت337 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ 22 اگست 2011 کو اس میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور گندم کی عالمی قیمت341 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔

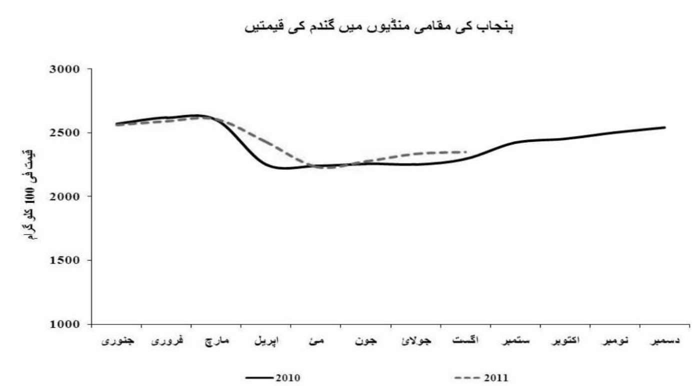

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جولائی کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2334 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ اگست میں بڑھ کر2348 روپے فی سو کلو گرام ہوگئی جو کہ پچھلے ماہ کے مقابلے میں 0.61 فیصد زیادہ رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کی نسبت 2.32 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ اگست کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	2375	2372	2367	0.14	0.34
فیصل آباد	2350	2349	2283	0.06	2.93
سرگودھا	2379	2310	2254	3.01	5.56
ملتان	2329	2346	2267	-0.70	2.75
گوجرانوالہ	2398	2346	2352	2.24	1.96
اوکاڑہ	2264	2243	2214	0.90	2.24
راولپنڈی	2388	2400	2440	-0.52	-2.15
رحیم یار خان	2323	2319	2337	0.15	-0.60
بہاولپور	2346	2328	2257	0.79	3.95
ڈیرہ غازی خان	2325	2325	2188	0.00	6.26
اوسط	**2348**	**2334**	**2293**	**0.61**	**2.32**

مکئی

اجناس میں سب سے زیادہ کاشت کی جانے والی فصل مکئی ہے۔ عالمی سطح پر مکئی کا زیادہ تر استعمال ایتھنول بنانے میں کیا جاتا ہے۔ ایتھنول گاڑیوں میں پٹرول کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پٹرول کی دن بدن بڑھتی ہوئی قیمتوں نے ایتھنول کی مانگ میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مکئی جانوروں کی خوراک بنانے کا بھی اہم جزو ہے۔ اسی وجہ سے مکئی کی عالمی طلب میں مسلسل اضافہ جاری ہے۔ سال 09-2008 کے دوران مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار 800 ملین ٹن تھی جو کہ 11-2010 کے دوران بڑھ کر 824 ملین ٹن ہوگئی جبکہ سال 12-2011 کے دوران مکئی کا مجموعی عالمی پیداوار کا تخمینہ 849 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ مکئی کے عالمی استعمال میں بھی اضافہ جاری ہے ۔ سال 09-2008 کے دوران مکئی کا عالمی استعمال 784 ملین ٹن تھا جو کہ 12-2011 کے تخمینہ کے مطابق بڑھ کر 858 ملین ٹن ہوگیا۔ جو کہ مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 9 ملین ٹن زیادہ ہے۔ مکئی کے عالمی ذخائر 118 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ جبکہ مکئی کی عالمی تجارت 93 ملین ٹن کے قریب رہنے کی امید کی جارہی ہے۔

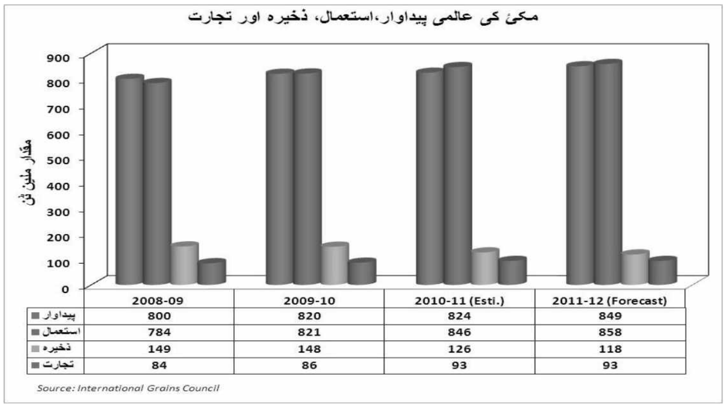

سال 2010 کے مکئی کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق امریکہ 316.2 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پہلے، چین 177.3 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، برازیل 56.1 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، ارجنٹائن 22.7 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، میکسیکو 22.4 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، بھارت 20.2 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، انڈونیشیا 18.4 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں اور جنوبی افریقہ 13.4 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔

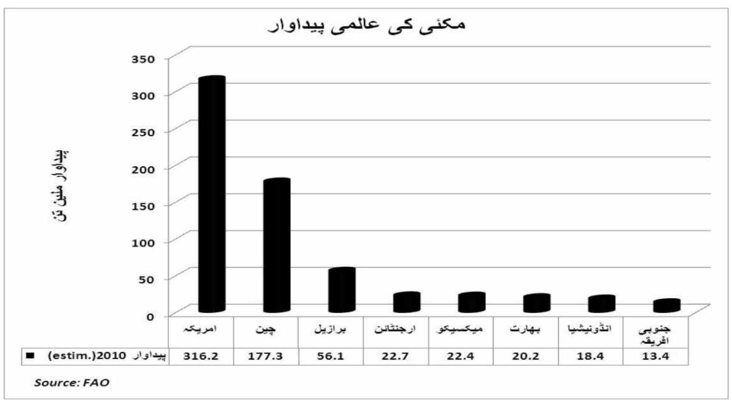

پاکستان میں مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار 3.261 ملین ٹن کے قریب ہے۔ عالمی سطح پر مکئی کی پیداوار میں پاکستان کا حصہ انتہائی کم ہے۔

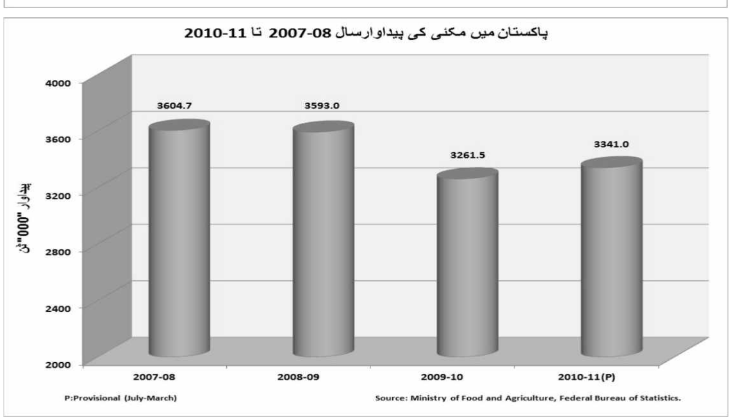

مکئی کی عالمی منڈی میں قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ اگست 2010 کے دوران مکئی کی قیمت 175.6 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ اگست 2011 میں بڑھ کر 310.2 ملین ٹن ہوگئی۔ اور مکئی کی عالمی قیمتوں میں فیصد اضافہ 76.65 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔

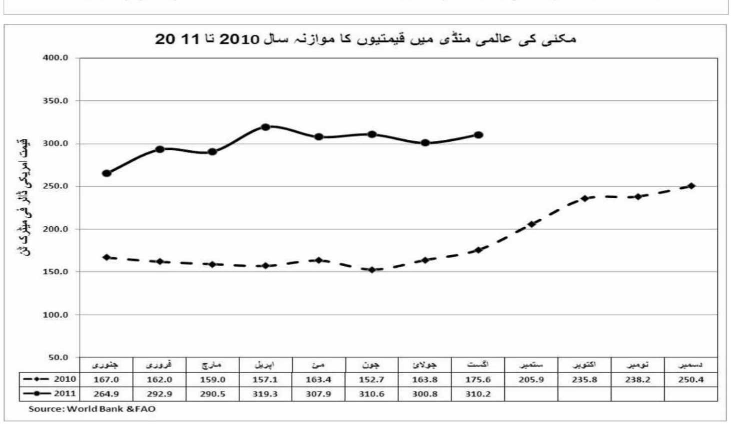

مکئی کی عالمی قیمتوں میں اگست 2011 کے دوران اُتار چڑھاؤ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ 2 اگست 2011 کو مکئی کی قیمت 314 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ 9 اگست 2011 کو کم ہو کر 300 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی۔ 11 اگست 2011 کو اس میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور مکئی کی عالمی قیمت 308 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی۔ 16 اگست 2011 کو اس میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور قیمت 311 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی۔ 22 اگست 2011 کو مکئی کی قیمت میں کوئی کمی بیشی ریکارڈ نہ کی گئی۔

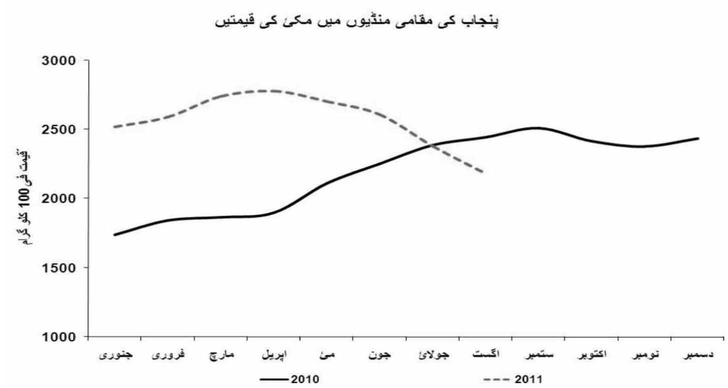

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اگست کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 2180 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ گزشتہ ماہ جولائی کی 2380 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 7.29 فیصد کم ہے۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کی نسبت 10.26 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اگست کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی ماہ اگست کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	2096	2460	2458	-14.77	-14.71
فیصل آباد	1801	1995	2844	-9.72	-36.68
سرگودھا	1900	1888	2257	0.64	-15.80
ملتان	2520	2747	2916	-8.27	-13.58
گوجرانوالہ	2305	2639	2400	-12.65	-3.94
اوکاڑہ	1821	1846	2247	-1.34	-18.94
راولپنڈی	2150	2169	2383	-0.86	-9.78
رحیم یار خان	2297	2390	2366	-3.89	-2.92
بہاولپور	2750	3500	2426	-21.43	13.36
ڈیرہ غازی خان	2158	2171	2150	-0.60	0.35
اوسط	**2180**	**2380**	**2445**	**-7.29**	**-10.26**

چاول باسمتی

چاول کے عالمی پیداواری اعداد و شمار کے مطابق چاول کی مجموعی پیداوار 457 ملین ٹن کے قریب ہے اور دنیا میں پیدا ہونے والی مختلف اجناس میں پیداوار کے لحاظ سے مکئی اور گندم کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ چاول کے عالمی استعمال کا تخمینہ بھی 457 ملین ٹن کے قریب ہے۔ چاول کے عالمی ذخائر 99 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ چاول کی عالمی تجارت 32 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ عالمی سطح پر چاول کے بڑے بڑے برآمدی ممالک میں بھارت، پاکستان، تھائی لینڈ، ویت نام اور امریکہ کا شمار ہوتا ہے۔

چاول کی عالمی پیداوار میں چین 135.2 ملین ٹن کے ساتھ پہلے، بھارت 94.1 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، انڈونیشیا 41.8 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، بنگلہ دیش 33.5 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، ویت نام 26.6 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ تھائی لینڈ 20.9 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، میانمر 19.4 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں اور فلپائن 11.0 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔

سال 10-2009 کے دوران پاکستان میں 6.882 ملین ٹن کے قریب چاول کی پیداوار حاصل ہوئی۔

پاکستان چاول کی پیداوار کا زیادہ تر حصہ برآمد کرتا ہے۔ سال 11-2010 کے دوران چاول کی مجموعی ملکی برآمد 3.679 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اُس کی مالیت 184.319 بلین روپے تھی۔

مقدار کے لحاظ سے چاول کی مجموعی برآمد، چاول کی مجموعی ملکی پیداوار کا 53.46 فیصد کے قریب ہے۔ چاول کی ملکی پیداوار کا باقی حصہ 46.54 فیصد ملک میں استعمال ہوتا ہے۔

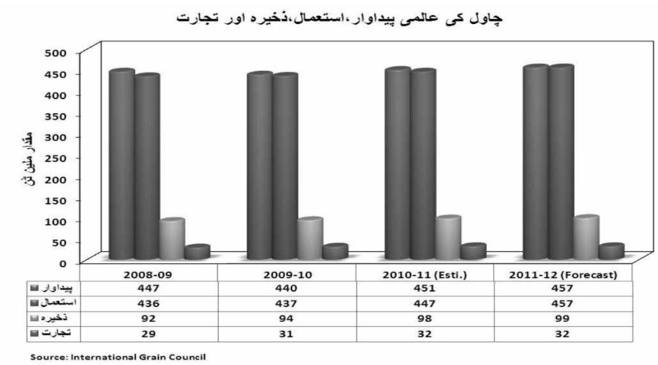

	2008-09	2009-10	2010-11 (Esti.)	2011-12 (Forecast)
پیداوار	447	440	451	457
استعمال	436	437	447	457
ذخیرہ	92	94	98	99
تجارت	29	31	32	32

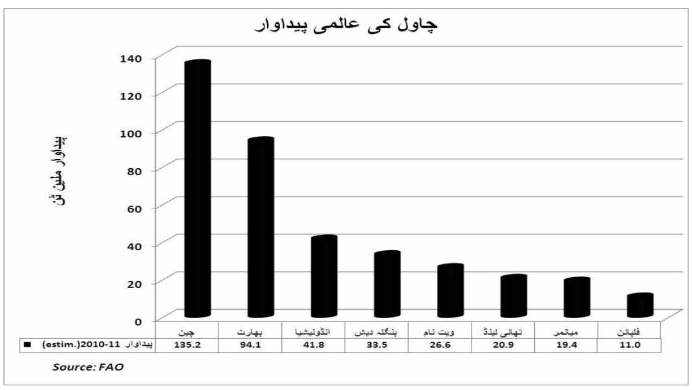

	چین	بھارت	انڈونیشیا	بنگلہ دیش	ویت نام	تھائی لینڈ	میانمر	فلپائن
پیداوار 2010-11(estim.)	135.2	94.1	41.8	33.5	26.6	20.9	19.4	11.0

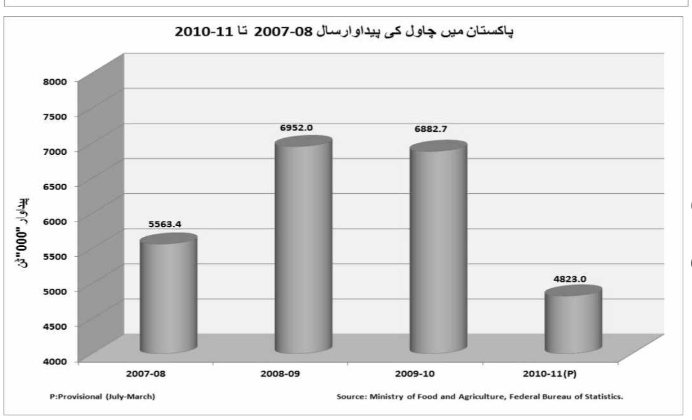

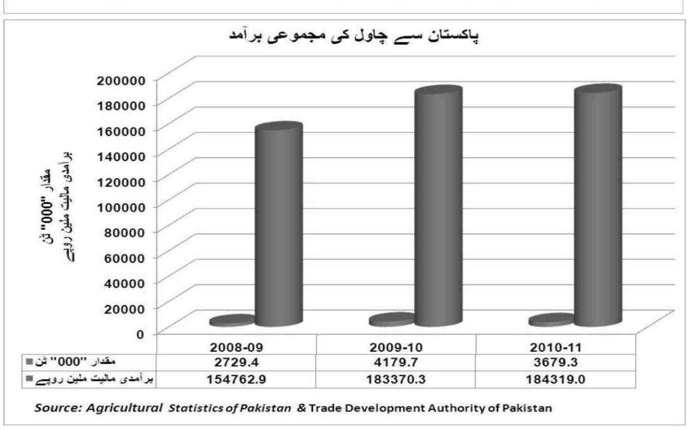

	2008-09	2009-10	2010-11
مقدار "000" ٹن	2729.4	4179.7	3679.3
برآمدی مالیت ملین روپے	154762.9	183370.3	184319.0

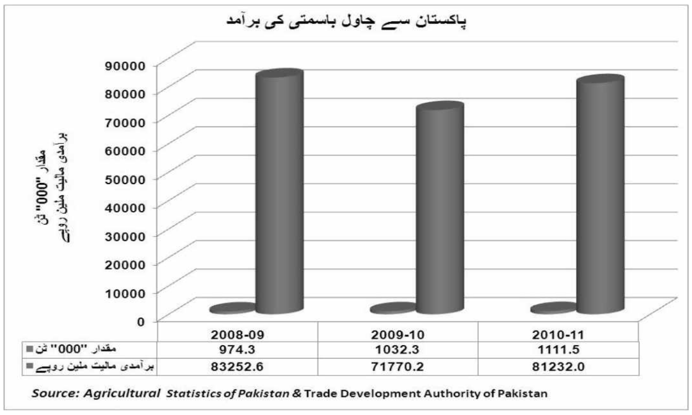

اسی طرح پاکستان نے سال 11-2010 کے دوران باسمتی چاول کی مجموعی برآمد 1.111 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اس کی مجموعی مالیت 81.232 بلین روپے تھی۔

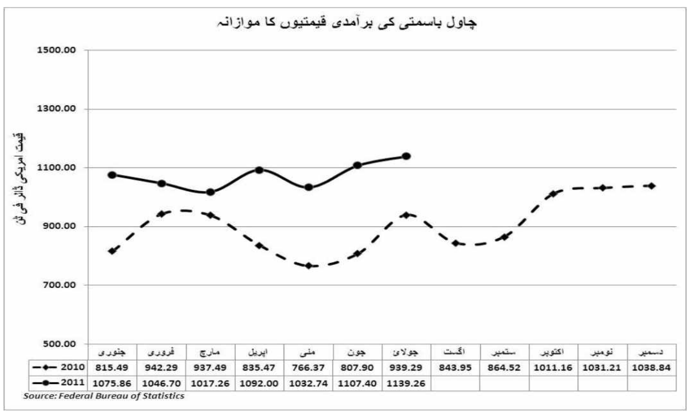

چاول باسمتی کی برآمدی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ جولائی 2010 کے دوران چاول باسمتی کی برآمدی قیمت 939.29 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جبکہ جولائی 2011 کے دوران چاول باسمتی کی برآمدی قیمت 1139.26 امریکی ڈالر فی ٹن پر آ گئی۔ مارچ 2011 میں چاول باسمتی کی برآمدی قیمت 1017.26 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ جولائی 2011 کے دوران بڑھ کر 1139.26 امریکی ڈالر فی ٹن پر آ گئی۔

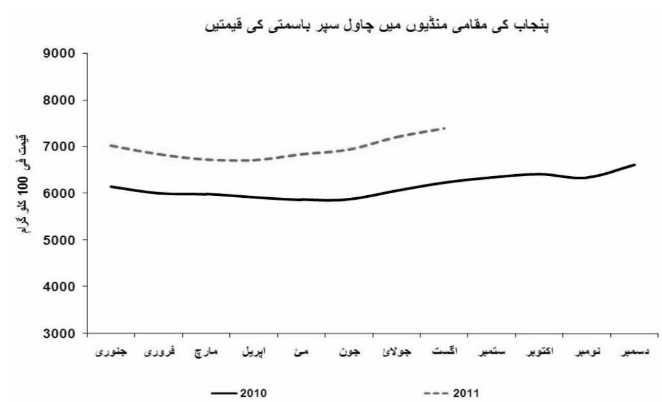

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اگست کے مہینے میں گذشتہ ماہ جولائی کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 2.58 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں سے 18.64 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ اگست کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	7750	7714	5992	0.46	29.34
فیصل آباد	7271	7196	5833	1.03	24.65
سرگودھا	6918	7074	5729	-2.21	20.75
ملتان	7125	7118	5944	0.09	19.87
گوجرانوالہ	7250	6950	5967	4.32	21.50
اوکاڑہ	7400	6979	6250	6.03	18.40
راولپنڈی	7800	7630	6750	2.22	15.56
رحیم یار خان	8152	7618	6942	7.02	17.44
بہاولپور	7662	7471	6682	2.55	14.67
ڈیرہ غازی خان	6516	6250	6250	4.25	4.25
اوسط	**7384**	**7200**	**6234**	**2.58**	**18.64**

چاول اری

پاکستان چاول باسمتی کی طرح چاول اری بھی کافی مقدار میں دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ سال10-2009 کے دوران پاکستان نے3.147 ملین ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت111.6 بلین روپے تھی۔ جبکہ سال11-2010 کے دوران مقدار کے لحاظ سے چاول اری کی مجموعی ملکی برآمد میں کمی ریکارڈ کی گئی۔اس سال پاکستان نے2.567 ملین ٹن چاول برآمد کیا جس کی مجموعی مالیت103.087 بلین روپے تھی۔ چاول اری کی مجموعی ملکی برآمد میں مالیت کے لحاظ سے معمولی اضافہ ہوا۔مگر باسمتی چاول کے مقابلے میں چاول اری زیادہ برآمد کیا گیا۔

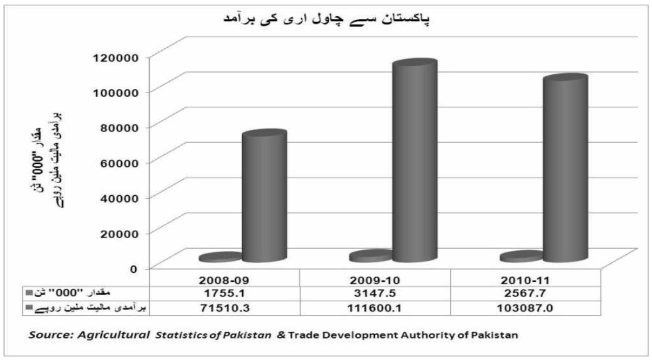

چاول اری کی برآمدی قیمتوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ چاول اری کی برآمدی قیمتیں گذشتہ سال2010 کی نسبت زیادہ رہیں ہیں ۔ جولائی2010 کے دوران چاول اری کی برآمدی قیمت435.94 امریکی ڈالرفی ٹن تھی جو کہ جولائی2011 میں بڑھ کر488.26 امریکی ڈالرفی ٹن ہوگئی۔

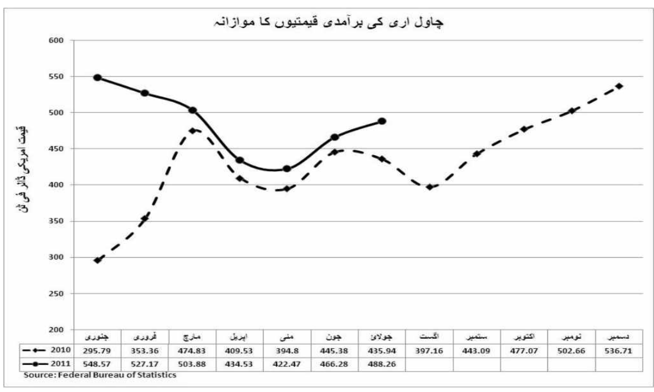

صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ جولائی میں چاول اری کی اوسط قیمت3958 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ اگست میں بڑھ کر4193 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ6.08 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کے مقابلہ میں شرح اضافہ39.67 فیصد رہا۔درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

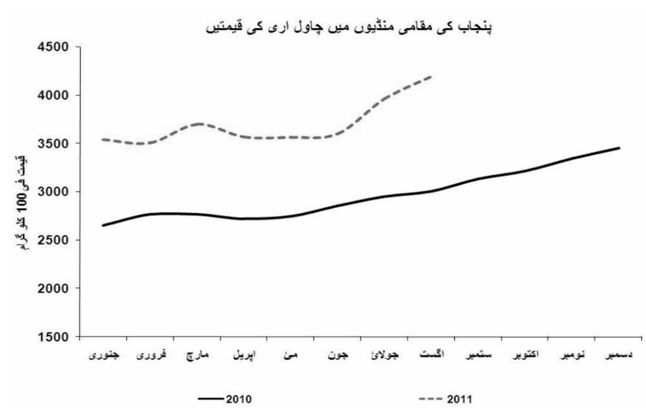

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست(2011) کی قیمتیں	جولائی(2011) کی قیمتیں	اگست(2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی(2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست(2010) سے موازنہ
لاہور	4171	3978	3014	4.86	38.40
فیصل آباد	3986	3938	2967	1.22	34.33
سرگودھا	4144	3949	2978	4..93	39.15
ملتان	3910	3863	3077	1.21	27.07
گوجرانوالہ	4236	4011	3045	5.61	39.11
اوکاڑہ	3781	3335	2867	13.39	31.89
راولپنڈی	4571	4436	3283	3.06	39.25
رحیم یار خان	3914	3711	2900	5.49	34.98
بہاولپور	4800	4007	3200	19.79	50.00
ڈیرہ غازی خان	4412	4357	2714	1.27	62.57
اوسط	**4193**	**3958**	**3005**	**6.08**	**39.67**

چینی سفید

عالمی سطح پر چینی کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال 2009-10 کے دوران چینی کی مجموعی عالمی پیداوار 156.6 ملین ٹن کے قریب رہی۔ اسی سال کے دوران چینی کا عالمی استعمال 162.5 ملین ٹن کے قریب ریکارڈ کیا گیا۔ چینی کی عالمی تجارت 53.2 ملین ٹن کے قریب ریکارڈ کی گئی جبکہ چینی کے عالمی ذخائر 54.8 ملین ٹن کے لگ بھگ رہے۔ سال 2010-11 کے دوران چینی کی مجموعی عالمی پیداوار کا تخمینہ 165.7 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ چینی کا مجموعی عالمی استعمال 165.1 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع کی جا رہی ہے۔ جبکہ چینی کے عالمی ذخائر 55.3 ملین ٹن کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔ اور چینی کی عالمی تجارت 51.3 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ موجودہ سال 2010-11 کے دوران چینی کی مجموعی عالمی پیداوار کے تخمینہ کے مطابق چینی کی پیداوار میں 9.1 ملین ٹن کے اضافے کی اُمید ہے۔ جبکہ چینی کی مجموعی عالمی پیداوار میں گذشتہ تین سالوں سے مسلسل اضافے کا رجحان پایا جا رہا ہے۔

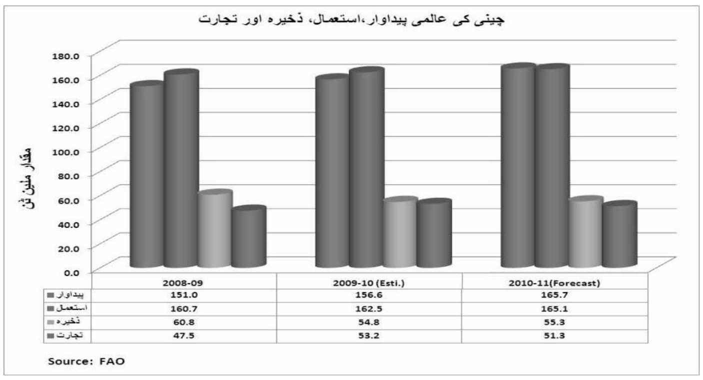

چینی کی مجموعی عالمی پیداوار سال 2009-10 کے مطابق برازیل چینی کی مجموعی پیداوار 37.2 ملین ٹن کے ساتھ دنیا میں پہلے، بھارت 17.6 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، چین 12.8 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، تھائی لینڈ 7.3 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، امریکہ 7.2 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، میکسیکو 4.9 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، آسٹریلیا 4.7 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں روس 3.6 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں نمبر پر اور پاکستان 3.3 ملین ٹن چینی کی پیداوار کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔ برازیل چینی کی مجموعی عالمی پیداوار کا 23.75 فیصد پیدا کرتا ہے۔

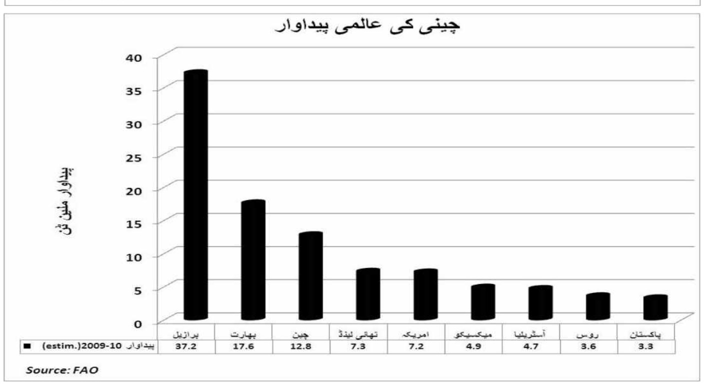

پاکستان میں گنے کی ملکی پیداوار کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے سال 2010-11 کے دوران 55.309 ملین ٹن پیداوار حاصل کی۔ گنے کی پیداوار میں پنجاب ملکی سطح پر 64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور خیبر پختونخواہ 9 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

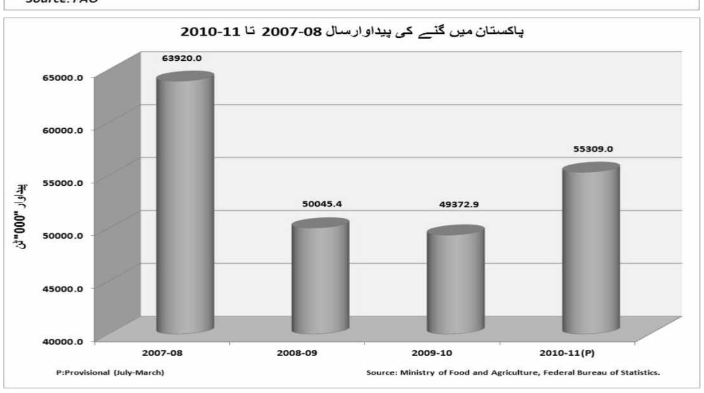

پاکستان میں گنے کی پیداوار سال 2007-08 کے بعد سال 2009-10 تک مسلسل کمی کا شکار رہی۔ جس کی وجہ سے پاکستان کو چینی کی ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چینی بیرون ملک سے درآمد کرنا پڑی۔ سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 0.502 ملین ٹن چینی درآمد کی جس کی مجموعی مالیت 24.731 بلین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران پاکستان نے 1.032 ملین ٹن کے قریب چینی درآمد کی جس کی مجموعی مالیت 58.727 بلین روپے تھی۔ سال 2010-11 کے دوران چینی کی درآمد میں 105.76 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

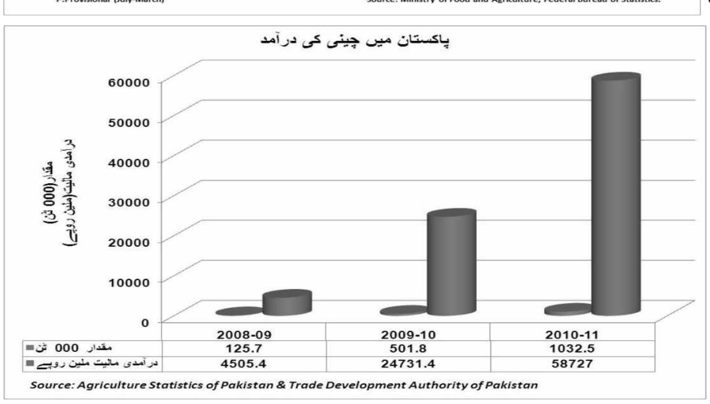

عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ اگست 2010 کے دوران چینی کی قیمت 66.17 روپے فی کلوگرام تھی جو کہ اگست 2011 میں بڑھ کر 76.99 روپے فی کلو ہو گئی۔

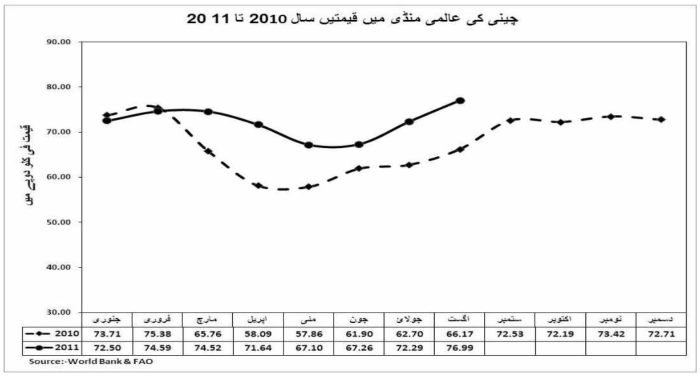

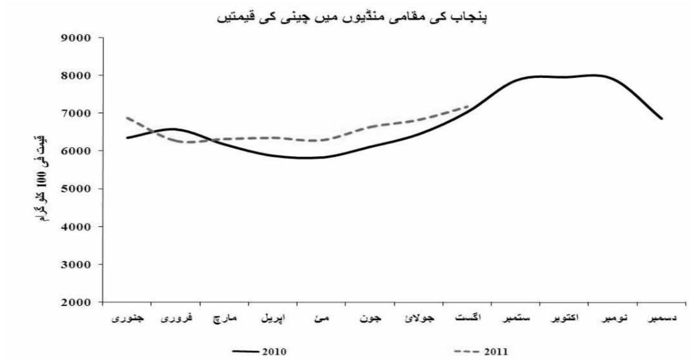

صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جولائی میں چینی کی قیمت 6831 روپے فی سو کلوگرام تھی جو ماہ اگست میں بڑھ کر 7180 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی اور شرح اضافہ 5.12 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کے مقابلے میں 2.13 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں چینی کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	7250	6923	7010	4.73	3.42
فیصل آباد	7159	6896	7066	3.82	1.32
سرگودھا	7220	6885	7088	4.86	1.86
ملتان	7228	6842	7023	5.63	2.91
گوجرانوالہ	6851	6794	7132	0.84	-3.94
اوکاڑہ	7290	6861	7098	6.25	2.70
راولپنڈی	7349	6981	7143	5.26	2.88
رحیم یار خان	7194	6795	6960	5.87	3.36
بہاولپور	7264	6820	6800	6.52	6.82
ڈیرہ غازی خان	7000	6518	7000	7.40	0.00
اوسط	**7180**	**6831**	**7032**	**5.12**	**2.13**

چنا سیاہ

پاکستان میں کئی قسم کی دالیں کاشت کی جاتی ہیں جن میں چنا، مسور، مونگ، اور ماش قابل ذکر ہیں۔ان چاروں دالوں میں چنا پیداوار کے لحاظ سے پاکستان میں پہلے نمبر پر ہے۔ یہ موسم ربیع کی فصل ہے۔اور پنجاب میں تھل کے علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔سال09-2008 کے دوران پاکستان میں چنے کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔مگر اس کے بعد اس میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔سال11-2010 کے دوران چنے کی مجموعی ملکی پیداوار0.523 ملین ٹن کے قریب ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ گزشتہ سال کی نسبت6.85 فیصد کم ہے۔ چنے کی کم ہوتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔ چنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 87 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ20 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ پنجاب میں چنے کی پیداوار میں بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ اور جھنگ کے اضلاع قابل ذکر ہیں۔

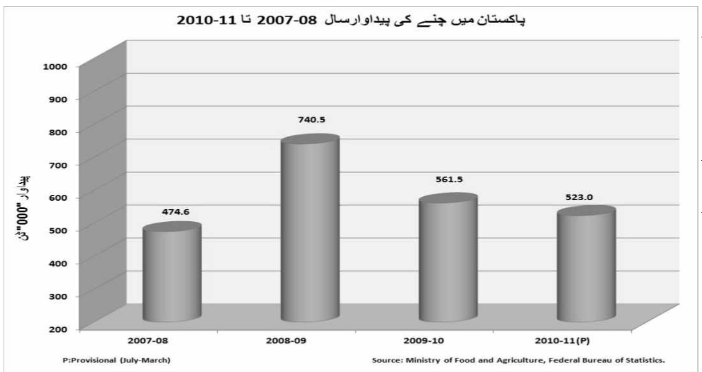

چنے کی مجموعی عالمی پیداوار10.46 ملین ٹن کے لگ بھگ ہے۔ چنے کی پیداوار میں بھارت دنیا میں67.49 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، پاکستان7.08 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، ترکی5.38 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے، آسٹریلیا4.25 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے اور میانمار3.80 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ عالمی سطح پر چنے کی پیداوار میں پہلے پندرہ ممالک چنے کی مجموعی عالمی پیداوار کا98 فیصد حصہ سے زیادہ پیدا کرتے ہیں جبکہ باقی38 ممالک1.83 فیصد حصہ کے پیدا کرتے ہیں۔

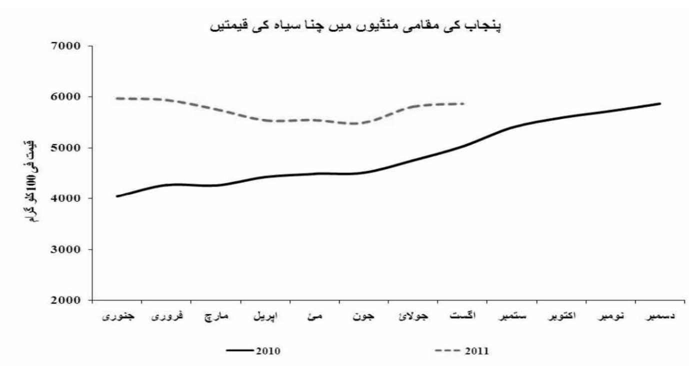

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گزشتہ ماہ کی نسبت معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔گزشتہ ماہ جولائی میں چنے کی قیمت5804 روپے فی سو کلو گرام تھی۔ جو کہ ماہ اگست کے مہینے میں 1.04 فیصد اضافے کے ساتھ5866 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی لیکن گزشتہ سال ماہ اگست کی چنے کی قیمتوں کے مقابلے میں16.81 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنے کی اگست کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلو گرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	6233	6321	4917	-1.39	26.77
فیصل آباد	5308	5459	4930	-2.77	7.67
سرگودھا	5317	5373	4852	-1.04	9.59
ملتان	5611	5620	4880	-0.15	14.99
گوجرانوالہ	6150	5650	5183	8.85	18.66
اوکاڑہ	5884	5710	5192	3.05	13.34
راولپنڈی	5250	5402	5042	-2.81	4.13
رحیم یار خان	6538	6443	5621	1.48	16.32
بہاولپور	6121	5927	4950	3.27	23.66
ڈیرہ غازی خان	6250	6132	4700	1.92	32.98
اوسط	**5866**	**5804**	**5027**	**1.04**	**16.81**

ماش

ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ پنجاب میں ماش کی کاشت زیادہ تر بارانی علاقوں میں کی جاتی ہے۔ اسکی کاشت کا موزوں وقت جولائی کا پہلہ ہفتہ ہوتا ہے۔ جولائی کے دوسرے ہفتے تک اس کی کاشت مکمل کر لینی چاہیے۔ ان دنوں ماش کی کاشت مکمل کی جا چکی ہے۔ ماش کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ ماش کی مجموعی ملکی پیداوار میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ سال 08-2007 کے دوران ماش کی مجموعی ملکی پیداوار 17.3 (000 ٹن) تھی جو کہ سال 09-2008 کے دوران کم ہو کر 13.6 (000 ٹن) پر پہنچ گئی اور سال 10-2009 کے دوران اس میں مزید کمی واقع ہوئی اور ماش کی پیداوار 10.7 (000 ٹن) پر آ گئی۔ مگر اس سال 11-2010 کے دوران ماش کی پیداوار میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور ماش کی مجموعی ملکی پیداوار 11.2 (000 ٹن) ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال کی نسبت شرح اضافہ 4.67 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ ماش کی ملکی پیداوار اس دال کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے اور زیادہ تر بیرون ممالک سے درآمد کی جاتی ہے۔ دالوں کی ہر سال گرتی ہوئی ملکی پیداوار، دالوں کی درآمد میں اضافے کا موجب بن رہی ہے۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے مجموعی طور پر 0.379 ملین ٹن دالیں درآمد کیں جبکہ ان کی مجموعی مالیت 18.544 بلین روپے تھی۔ سال 11-2010 کے دوران دالوں کی درآمد میں خاطر خواہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ پاکستان نے اس سال 0.628 ملین ٹن دالیں درآمد کیں۔ اور ان کی مالیت 34.386 بلین روپے تھی۔ جو کہ سال 09-2008 کی نسبت مقدار کے لحاظ سے 65.48 فیصد زیادہ تھیں جبکہ سال 10-2009 کے مقابلہ سے 41.23 فیصد زیادہ رہی۔ دالوں کی ملکی پیداوار بڑھا کر ملک کی کمزور معیشت پر کچھ بوجھ کم کیا جا سکتا ہے۔ لہذا محکمہ زراعت کو چاہیے کہ دالوں کی پیداوارا کو بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے اور بہتر پیداوار دینے والے بیجوں کو متعارف کروائے تا کہ ہمارے کسانوں کو دالوں کی پیداوار سے بہتر معاوضہ مل سکے اور ہمارا ملک دالوں کی پیداوار میں خودکفیل ہو سکے۔ پنجاب ماش کی ملکی پیداوار میں 55 فیصد حصہ کے ساتھ باقی صوبوں میں سرِفہرست ہے۔ بلوچستان ماش کی ملکی پیداوار میں 30 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 12 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور سندھ 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

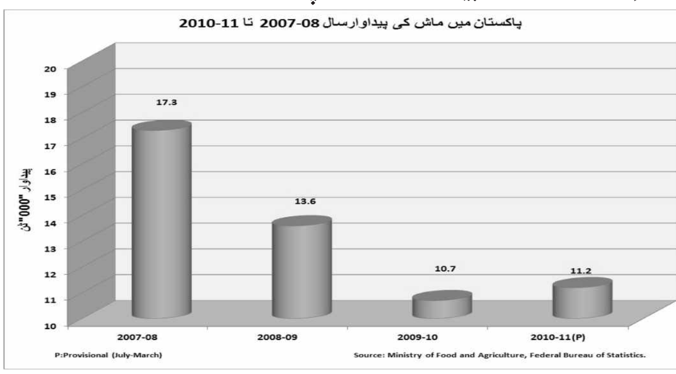

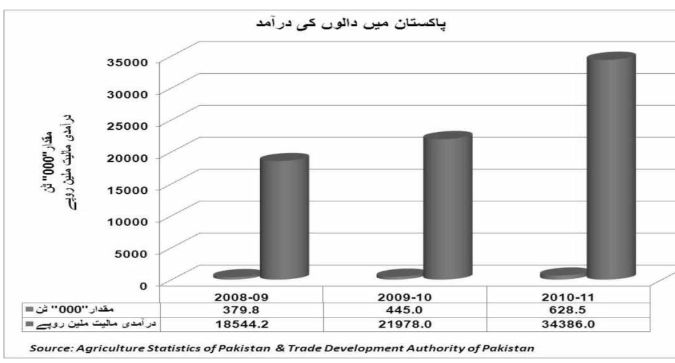

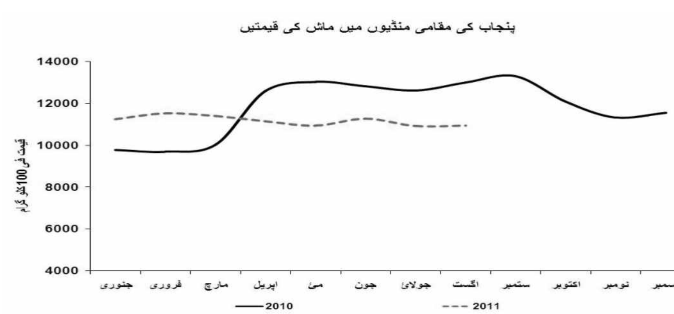

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اگست کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 10926 روپے سے بڑھ کر 10945 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی اور شرح اضافہ 0.27 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں سے 15.69 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	11500	11500	14150	0.00	-18.73
فیصل آباد	10103	9786	12550	3.24	-1950
سرگودھا	10780	11580	12376	-6.91	-12.90
ملتان	10758	11042	13245	-2.57	-18.78
گوجرانوالہ	11250	11250	12450	0.00	-9.64
اوکاڑہ	10905	10500	12951	3.85	-15.80
راولپنڈی	11457	11311	12650	1.29	-9.43
رحیم یار خان	10923	10900	13471	0.21	-18.91
بہاولپور	10833	10740	13162	0.86	-17.70
ڈیرہ غازی خان	10941	10652	12957	2.71	-15.56
اوسط	**10945**	**10926**	**12996**	**0.27**	**-15.69**

مسور

دالوں میں مسور موسم ربیع کی فصل ہے۔ پنجاب میں اس کی کاشت وسط اکتوبر سے نومبر تک کے دنوں میں مکمل کی جاتی ہے۔ باقی دالوں کی طرح مسور کی پیداوار میں بھی پنجاب سرِ فہرست ہے۔ مسور کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 26 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 15 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے، اور خیبر پختونخواہ کا بھی حصہ تقریباً 15 فیصد بنتا ہے۔ مسور کی گذشتہ چار سالوں کی پیداوار کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ سال 08-2007 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار 14.6 (000 ٹن) جو کہ سال 11-2010 کے دوران کم ہو کر 10.6 (000 ٹن) ہو گئی اور مسور کی پیداوار میں مجموعی طور پر 27.39 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ مسور کی مجموعی ملکی پیداوار ملک کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نا کافی ہے۔ لہٰذا مسور کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اسے بیرونِ ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے جس سے ملک کا قیمتی زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے جس کے لئے ہماری کمزور ملکی معیشت متحمل نہیں ہوسکتی۔ مسور کی پیداوار کا عالمی جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ مسور کی پیداوار میں کینیڈا 38.55 فیصد حصہ کے ساتھ سرِ فہرست ہے جبکہ باقی ممالک جن میں بھارت، ترکی، امریکہ، نیپال اور آسٹریلیا بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ سال 2009 کے مسور کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں مسور کی مجموعی عالمی پیداوار 3.918 ملین ٹن کے قریب ہے۔ جبکہ کینیڈا مسور کی مجموعی پیداوار کا 1.510 ملین ٹن پیدا کرتا ہے۔ پاکستان مسور کی پیداوار میں عالمی سطح پر 12 ویں نمبر پر ہے۔ پاکستان مسور کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کو آسٹریلیا اور کینیڈا سے درآمد کرتا ہے۔

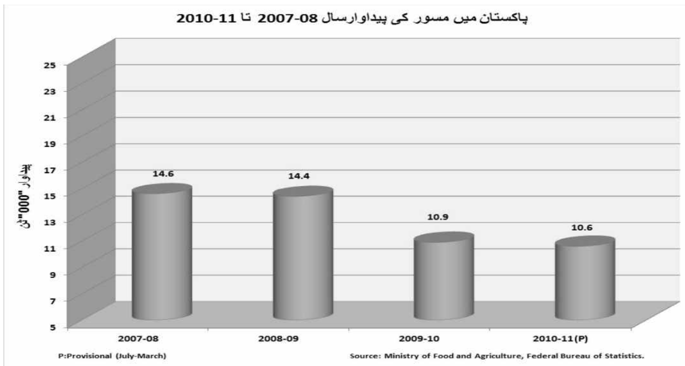

صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 1.27 فیصد کم رہی۔ گذشتہ ماہ جولائی میں مسور کی اوسط قیمت 7526 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ اگست میں کم ہو کر 7415 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کے مقابلے میں 10.84 فیصد کم رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں مسور کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

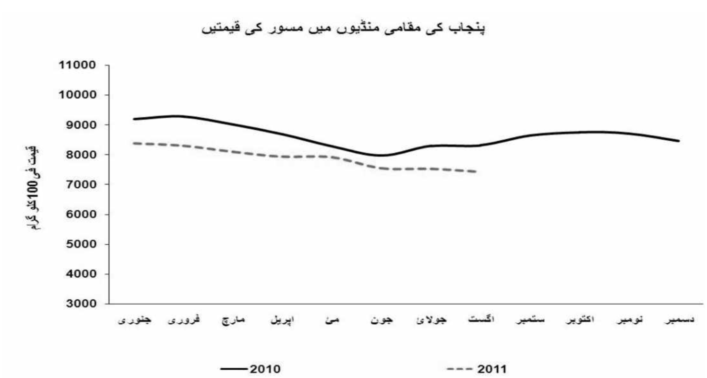

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست(2011) کی قیمتیں	جولائی(2011) کی قیمتیں	اگست(2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	7250	7225	7680	0.35	-5.60
فیصل آباد	6330	6259	7650	1.14	-17.25
سرگودھا	6562	6652	8208	-1.35	-20.05
ملتان	6931	6883	7963	0.71	-12.96
گوجرانوالہ	7245	7163	8180	1.15	-11.43
اوکاڑہ	8393	8628	8490	-2.73	-1.14
راولپنڈی	8250	8250	8750	0.00	-5.71
رحیم یارخان	8037	8780	9213	-8.46	-12.76
بہاولپور	7711	7920	8417	-2.64	-8.39
ڈیرہ غازی خان	7438	7500	8562	-0.83	-13.13
اوسط	**7415**	**7526**	**8311**	**-1.27**	**-10.84**

مونگ

مونگ موسم خریف کی فصل ہے۔ پاکستان میں پیدا ہونے والی دالوں میں چنے کے بعد دوسری بڑی اہم فصل ہے۔ مونگ میں 20 سے 24 فیصد پروٹین ہوتی ہے جو کہ انسانی غذا کا اہم جزو ہے۔ موسم بہار میں مونگ کی کاشت مارچ کے پہلے ہفتہ سے آخر مارچ تک کی جاسکتی ہے۔ جبکہ مونگ کی خریف کاشت آبپاش علاقوں میں 25 مئی تا 15 جون جبکہ بارانی علاقوں میں مون سون کی بارشیں شروع ہونے پر مونگ کی بوائی شروع ہو جاتی ہے جو کہ جولائی کے دوسرے ہفتے تک جاری رہتی ہے۔ گزشتہ سال مونگ کی فصل کو سیلاب

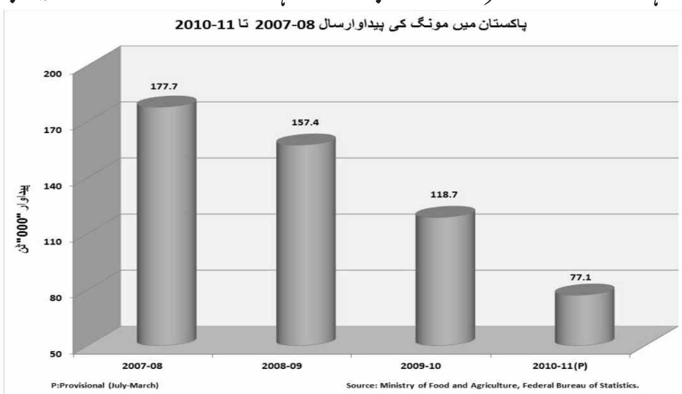

سے کافی حد تک نقصان پہنچایا جس کی وجہ سے مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار میں خاطر خواہ کمی ہوئی۔ مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 85 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب کی فصل متاثر ہونے سے پورے ملک میں مونگ کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جس سے منڈیوں میں اس کی رسد کم ہو جاتی ہے۔ اور قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ مونگ کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق سال 08-2007 کے دوران مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار 177.7 (000 ٹن) کے لگ بھگ تھی جو کہ سال 11-2010 کے دوران کم ہو کر 77.1 (000 ٹن) پر پہنچ گئی اور مجموعی طور پر 56.61 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ مونگ کی پیداوار میں پنجاب کے بعد بلوچستان 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 4 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ پنجاب میں مونگ کی فصل زیادہ تر تھل کے بارانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ ضلع بھکر مونگ کی کاشت میں سب سے بڑا ضلع ہے جبکہ میانوالی، لیہ، جھنگ اور خوشاب میں بھی مونگ کی فصل کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ مونگ کی کم ہوتی پیداوار نے اس کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ لہٰذا اُمید کی جاتی ہے کہ زیادہ قیمتوں کی وجہ سے کاشتکار اس فصل کی کاشت زیادہ رقبہ پر کریں تا کہ زیادہ پیداوار سے اس کی منڈیوں میں رسد بہتر ہو جائے۔

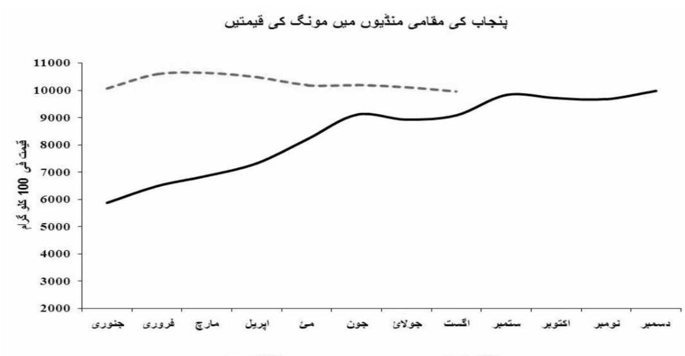

صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گزشتہ ماہ جولائی کے مہینے میں مونگ کی اوسط قیمت 10110 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ اس ماہ 1.32 فیصد کمی کے ساتھ 9958 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ اگست کے مقابلے میں شرح اضافہ 9.72 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں مونگ کی اگست کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	10938	11500	9550	-4.89	14.53
فیصل آباد	8314	9308	9166	-10.68	-9.30
سرگودھا	9158	8316	8156	-10.12	1228
ملتان	9063	9763	8952	-7.16	1.24
گوجرانوالہ	10350	10750	9050	-3.72	14.36
اوکاڑہ	9887	9990	9451	-1.04	4.61
راولپنڈی	12000	11839	9021	1.36	33.02
رحیم یار خان	9900	10000	9567	-1.00	3.48
بہاولپور	10075	9500	9458	6.06	6.53
ڈیرہ غازی خان	9900	10130	8500	-2.27	16.47
اوسط	**9958**	**10110**	**9087**	**-1.32**	**9.72**

پیاز

پیاز ہر کچن کی اہم ضرورت ہے اور ہر کھانے کو پکانے میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان پیاز کی پیداوار میں خود کفیل ہے بلکہ مجموعی طور پر پیاز کا برآمدی ملک ہے۔ سارا سال پیاز کی آمد کسی نہ کسی صوبہ سے جاری رہتی ہے۔ جس سے مقامی منڈیوں میں تازہ پیاز دستیاب رہتا ہے۔ ان دنوں پیاز کی زیادہ تر رسد خیبر پختونخواہ اور بلوچستان سے ہو رہی ہے۔ مگر طوفانی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے اس کی رسد میں کمی واقع ہوئی ہے، جس سے پیاز کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ دوسری طرف سندھ کی پیاز کی فصل کو سیلاب نے بُری طرح سے متاثر کیا ہے۔ سندھ سے پیاز کی رسد نومبر سے اپریل تک جاری رہتی ہے۔ مگر فصل کے خراب ہونے سے آنے والے دنوں میں اس کی سپلائی یقینی طور پر متاثر ہوگی جس سے آنے والے دنوں میں پیاز کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ پاکستان کو اس سال پیاز اپنے ہمسایہ ممالک سے درآمد کرنا پڑے۔
پیاز کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ سال 2009-10 کے دوران پاکستان میں مجموعی طور پر 1.701 ملین ٹن پیاز کی پیداوار ہوئی۔ جس میں سال 2010-11 کے دوران نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور پیاز کی ملکی پیداوار 1.892 ملین ٹن کے قریب پہنچ گئی اور گزشتہ سال کی نسبت 11.2 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار میں بلوچستان 38 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 33 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، پنجاب 17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 12 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

پاکستان اپنی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ پیاز بیرون ممالک برآمد بھی کرتا ہے۔ سال 2008-09 کے دوران پاکستان نے مجموعی طور پر 32895 ٹن پیاز برآمد کیا جس کی مجموعی مالیت 426.986 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 1,22,001 ٹن پیاز برآمد کیا جس کی مجموعی مالیت 1988.705 بلین روپے تھی۔ گزشتہ سال 2008-09 کی نسبت پیاز کی برآمد میں سال 2009-10 کے دوران مقدار کے لحاظ سے 270.87 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا

پاکستان اپنا پیاز زیادہ تر متحدہ عرب امارات، ملائیشیا، سری لنکا، عمان۔ سنگاپور، قطر، بحرین، افغانستان، بنگلہ دیش اور بھارت جیسے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔

بعض اوقات پاکستان پیاز کی کمی کی صورت میں پیاز درآمد بھی کرتا ہے۔ سال 2008-09 کے دوران پاکستان نے 352115 ٹن پیاز درآمد کیا جس کی مجموعی مالیت 6967.956 ملین روپے تھی جبکہ سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 152,647 ٹن پیاز درآمد کیا جس کی مجموعی مالیت 2035.992 ملین روپے تھی۔

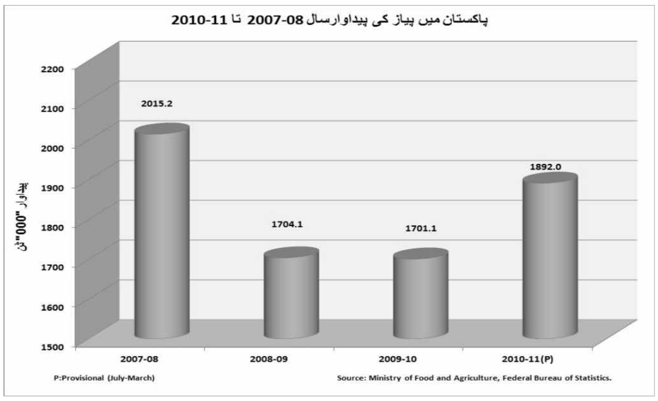

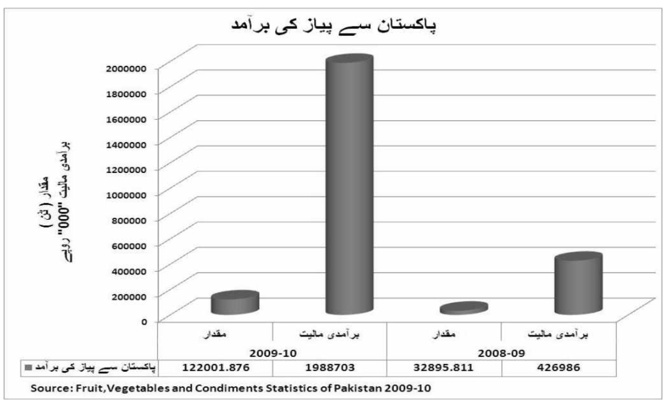

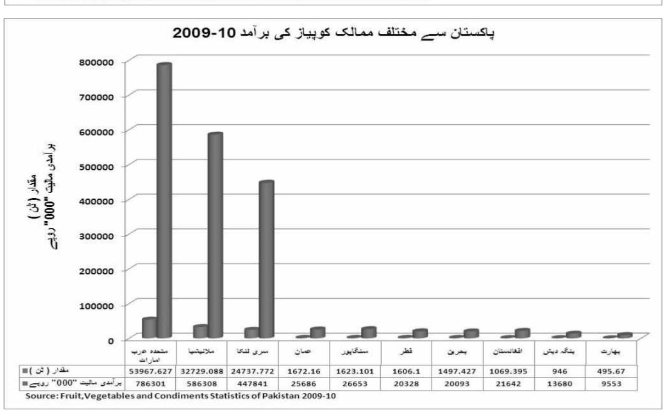

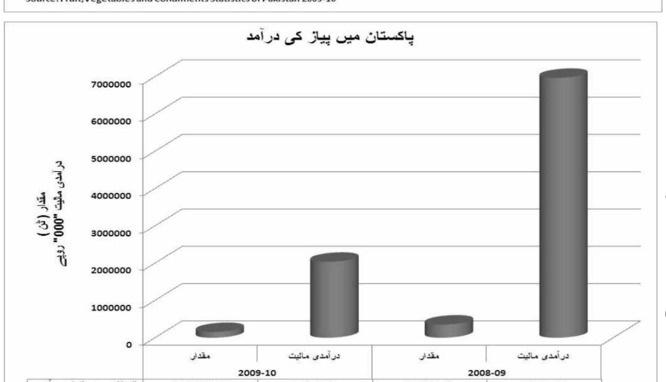

پاکستان نے ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے پیاز زیادہ تر افغانستان، بھارت، ایران اور چین جیسے ممالک سے درآمد کیا۔

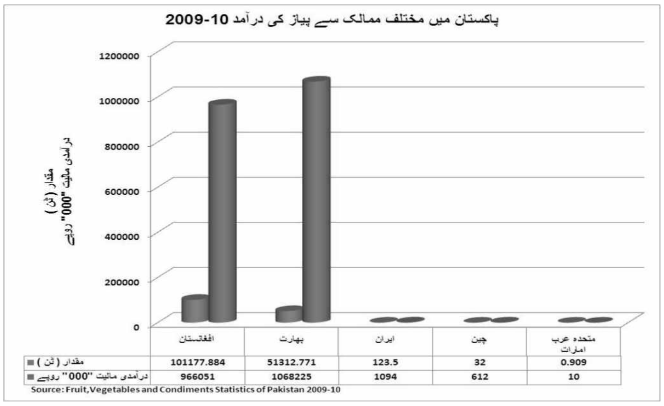

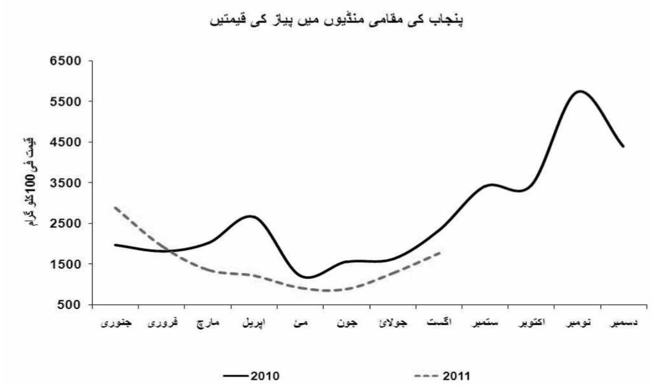

اگست میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جولائی کے دوران پیاز کی اوسط قیمت1278 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ اگست میں بڑھ کر1769 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 38.82 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اگست کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح کمی 23.84 فیصد رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں پیاز کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست(2011) کی قیمتیں	جولائی(2011) کی قیمتیں	اگست(2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی(2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست(2010) سے موازنہ
لاہور	1905	1373	2150	38.81	-11.38
فیصل آباد	1821	1354	2508	34.52	-27.38
سرگودھا	2015	1423	2325	41.60	-13.34
ملتان	1378	1091	2183	26.24	-36.89
گوجرانوالہ	1939	1442	2275	34.45	-14.78
اوکاڑہ	1759	1426	2400	23.37	-26.70
راولپنڈی	2149	1377	2600	56.08	-17.35
رحیم یار خان	1833	1346	2415	36.18	-24.12
بہاولپور	1413	929	2613	52.17	-45.92
ڈیرہ غازی خان	1479	1021	1860	44.77	-20.50
اوسط	**1769**	**1278**	**2333**	**38.82**	**-23.84**

آلو

ان دنوں مقامی منڈیوں میں نئے آلو کی رسد صوبہ خیبر پختونخواہ سے ہو رہی ہے۔ خیبر پختونخواہ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں 4 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے نئے آلو کی رسد میں کمی دیکھی جا رہی ہے جس کی وجہ سے مقامی منڈیوں میں آلو کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 95 فیصد حصہ کے ساتھ سرِفہرست ہے۔ اور بلوچستان 1 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ آلو کی پیداوار میں سندھ کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

آلو کے پیداواری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں سال 08-2007 سے مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ سال 10-2009 کے دوران آلو کی مجموعی ملکی پیداوار 3.141 ملین ٹن کے قریب تھی جو کہ سال 11-2010 کے دوران بڑھ کر 3.726 ملین ٹن پر پہنچ گئی۔ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت 18.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

پاکستان اپنی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد آلو کی برآمد بھی کرتا ہے۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 315321 ٹن آلو برآمد کیا جبکہ اس کی مجموعی مالیت 3.288 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران پاکستان نے 245329 ٹن آلو برآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 4.315 بلین روپے تھی۔

پاکستان یہ آلو مختلف ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ جن میں افغانستان، سری لنکا، ملائشیا، ایران، سنگاپور، روس، متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، بحرین اور چین قابل ذکر ہیں۔

بعض اوقات آلو کی کم پیداوار کی وجہ سے پاکستان کو آلو درآمد کرنا پڑتا ہے۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 202468 ٹن آلو درآمد کیا اور اس کی مالیت 2.196 بلین روپے تھی۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران پاکستان نے 7258 ٹن آلو درآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 68.543 ملین روپے تھی۔

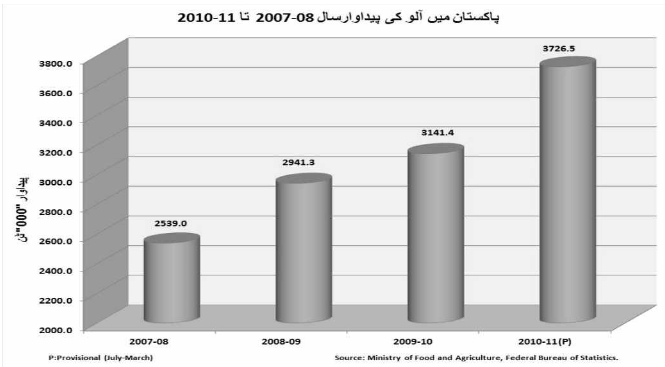

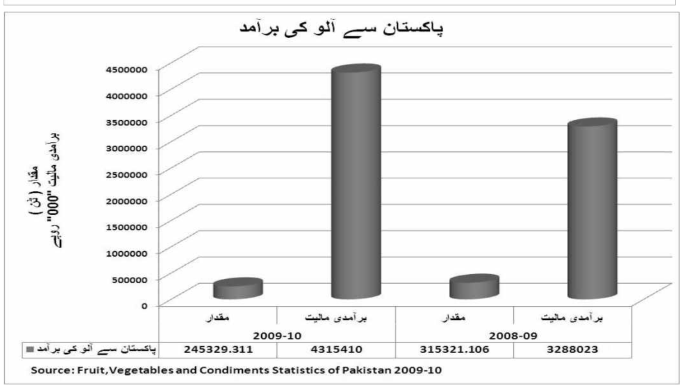

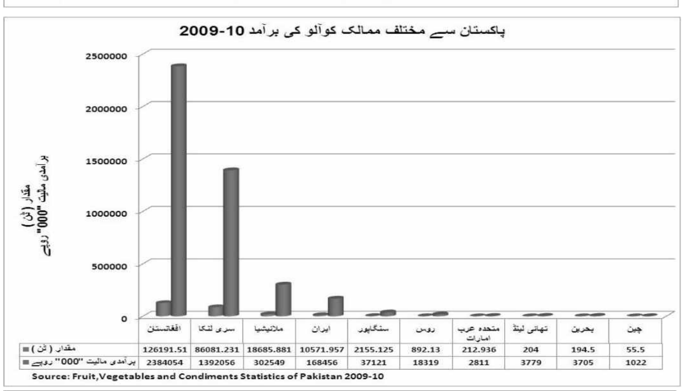

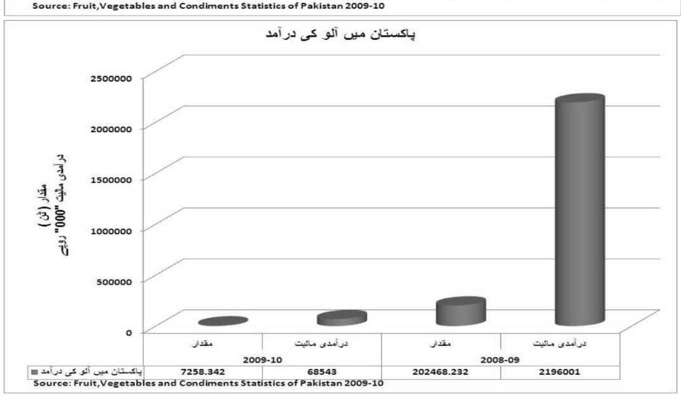

پاکستان نے یہ آلو زیادہ تر افغانستان، بھارت، ایران اور چین سے درآمد کیا۔

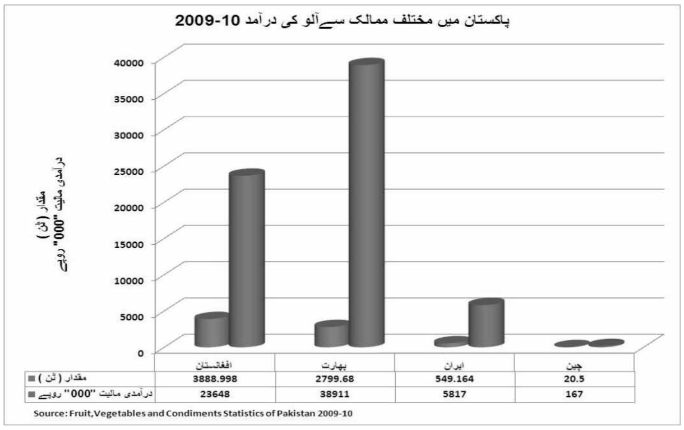

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ جولائی کے دوران آلو کی اوسط قیمت 3104 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ اگست میں بڑھ کر 3408 روپے فی سوکلو گرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 13.26 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ اگست کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 19.46 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

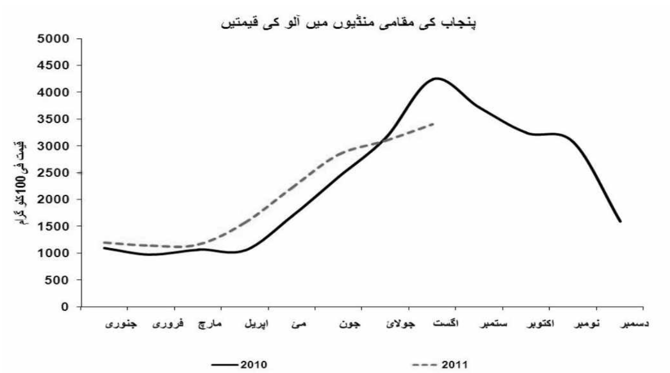

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	2996	2734	3917	9.61	-23.51
فیصل آباد	3139	3221	4375	-2.56	-28.25
سرگودھا	3980	3666	4375	8.58	-9.03
ملتان	3283	2243	3770	46.36	-12.93
گوجرانوالہ	3117	3022	4392	3.13	-29.04
اوکاڑہ	3522	3371	3800	4.46	-7.33
راولپنڈی	2941	2871	4217	2.43	-30.27
رحیم یار خان	4039	4442	4691	-9.08	-13.90
بہاولپور	3485	2152	4150	61.93	-16.03
ڈیرہ غازی خان	3575	3318	4725	7.72	-24.35
اوسط	**3408**	**3104**	**4241**	**13.26**	**-19.46**

ٹماٹر

ٹماٹر تمام صوبوں میں بڑی کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ اسی لئے ٹماٹر سارا سال تازہ حالت میں دستیاب رہتا ہے۔ پنجاب سے ٹماٹر اپریل سے جون کے درمیان مقامی منڈیوں میں آتا ہے۔سندھ سے ٹماٹر کی رسد دسمبر سے اپریل تک ہوتی ہے ۔خیبر پختونخواہ کا ٹماٹر اگست سے دسمبر تک دستیاب رہتا ہے جبکہ بلوچستان سے ٹماٹر کی سپلائی نومبر سے فروری اور دسمبر سے اکتوبر تک ہوتی ہے۔ لہذا ان دنوں ٹماٹر خیبر پختونخواہ سے آرہا ہے۔ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار میں خیبر پختونخواہ 25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 38 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 21 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پنجاب 16 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

ٹماٹر جلد خراب ہونے والی سبزی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ دوسری سبزیوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔فصل بہتر ہونے کی صورت میں قیمتیں کم اور موسم گزرنے کے بعد قیمتیں ایک دم سے بڑھ جاتی ہیں۔

ٹماٹر کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال 2008-09 کے دوران پاکستان نے 561.9(000ٹن) ٹماٹر پیدا کیا جبکہ سال 2009-10 کے دوران ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار کم ہوکر 476.8(000ٹن) پر پہنچ گئی۔ اور گذشتہ سال کی نسبت 15.41 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔

ٹماٹر کی فصل بہتر ہونے کی صورت میں پاکستان ٹماٹر کو برآمد بھی کرتا ہے سال 2008-09 کے دوران پاکستان نے 40906 ٹن کے قریب ٹماٹر برآمد کیا جس کی مجموعی مالیت 412.663 ملین روپے تھی اسی طرح سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 5692 ٹن ٹماٹر برآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 76.909 ملین روپے تھی۔

پاکستان نے ٹماٹر کی برآمد زیادہ تر افغانستان اور متحدہ عرب امارات کو کی۔

ٹماٹر کی پیداوار ملکی ضرورت سے کم ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات پاکستان کو ٹماٹر بیرون ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ سال 2008-09 کے دوران پاکستان نے 104583 ٹن ٹماٹر درآمد کیا جبکہ اس کی مالیت 2.818 بلین روپے تھی اسی طرح سال 2009-10 کے دوران پاکستان نے 76890 ٹن ٹماٹر درآمد کیا اور اس کی مالیت 1.923 بلین روپے تھی۔

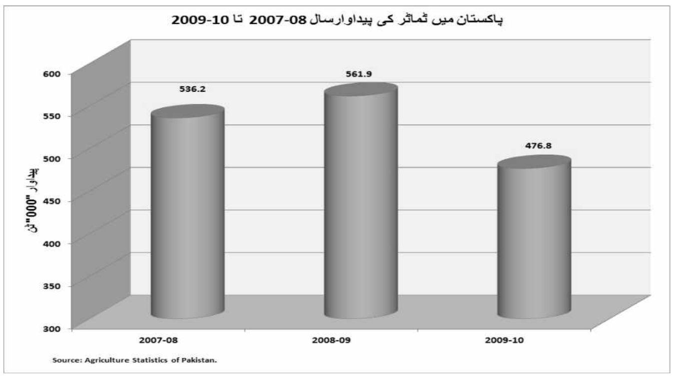

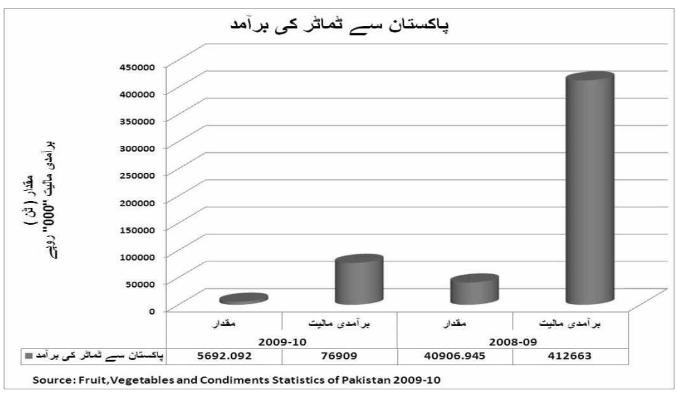

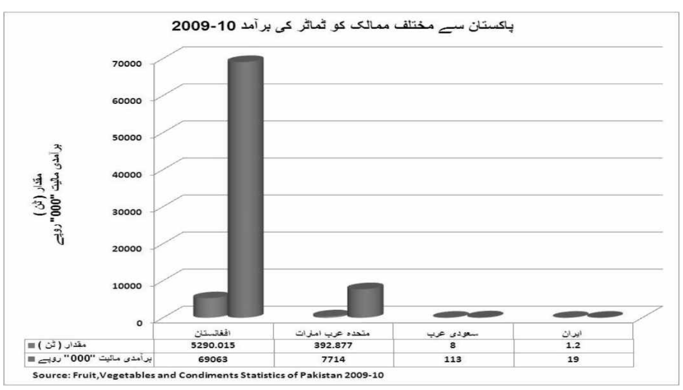

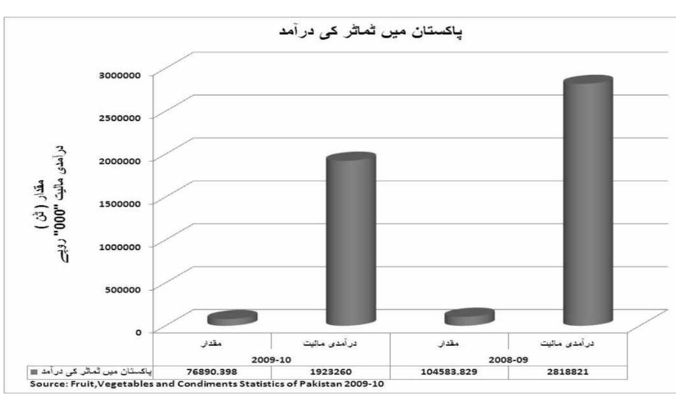

پاکستان نے زیادہ تر ٹماٹر بھارت سے خرید کیا۔ بھارت نے سال 10-2009 کے دوران پاکستان کو 75831 ٹن ٹماٹر برآمد کیا جس کی مالیت 1.908 بلین روپے تھی۔ لہذا ٹماٹر کی ملکی پیداوار کو بڑھا کر ہم اپنے ملک کی معیشت پر اضافی بوجھ کم کر سکتے ہیں۔

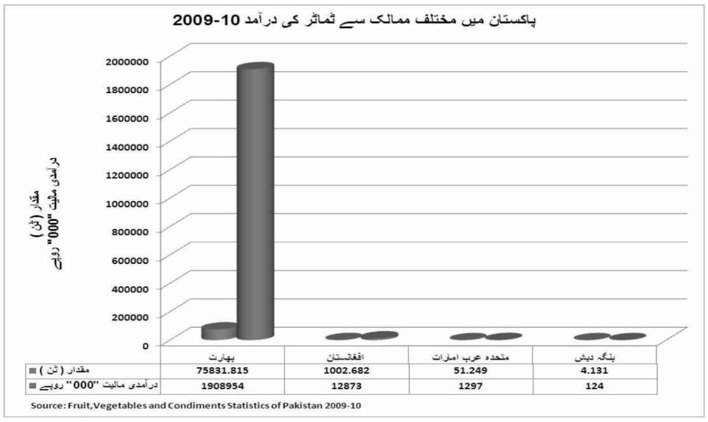

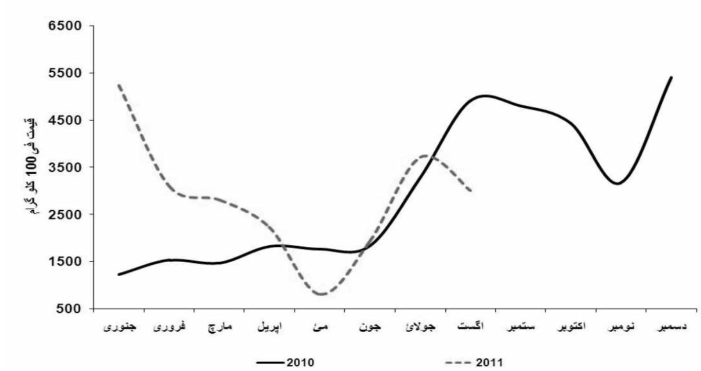

جولائی میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 3715 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو کہ ماہ اگست میں کم ہو کر 3006 روپے فی سوکلوگرام ہو گئی اور شرح کمی 18.96 فیصد رہا۔ ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اگست کی نسبت 37.90 فیصد کم رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست (2011) کی قیمتیں	جولائی (2011) کی قیمتیں	اگست (2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست (2010) سے موازنہ
لاہور	3033	3598	4683	-15.70	-35.23
فیصل آباد	3172	3868	5967	-17.99	-46.84
سرگودھا	3649	3720	5433	-1.91	-32.84
ملتان	2321	3243	3958	-28.43	-41.36
گوجرانوالہ	3324	3532	5117	-5.90	-35.04
اوکاڑہ	3553	4663	5600	-23.80	-36.56
راولپنڈی	3163	3370	5825	-6.15	-45.70
رحیم یار خان	2444	3534	4820	-30.84	-49.29
بہاولپور	3095	4013	4813	-22.87	-35.69
ڈیرہ غازی خان	2307	3605	2900	-36.00	-20.44
اوسط	**3006**	**3715**	**4912**	**-18.96**	**-37.90**

سرخ مرچ

مرچ کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ مرچ کی پیداوار میں صوبہ سندھ سرِ فہرست ہے۔ سندھ میں حالیہ طوفانی بارشوں نے مرچ کی فصل کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ سندھ کا شہر کُنری مرچ کی پیداوار میں پورے ملک میں مشہور ہے۔ مگر خبروں کے مطابق کُنری میں مرچ کی فصل مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔ جس سے ملک میں مرچ کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ سال 10-2009 کے دوران مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار 188.8 (000ٹن) کے قریب تھی جو سال 11-2010 کے دوران کم ہو کر 172.7 (000ٹن) پر پہنچ گئی اور کمی کی شرح 8.53 فیصد ریکارڈ کی گئی۔

پنجاب سے مرچ کی فصل مئی سے اگست کے درمیان آتی ہے۔ جبکہ سندھ کی دو فصلیں خریف ستمبر سے نومبر تک اور ربیع کی فصل فروری سے اپریل تک مقامی منڈیوں میں دستیاب ہوتی ہے۔ ان دنوں مرچ صوبہ سندھ سے آنے چاہیے مگر سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے سرخ مرچ کی مقامی منڈیوں میں سپلائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں سندھ 92 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، پنجاب 5 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 3 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ کا مرچ کی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

پاکستان سرخ مرچ کو برآمد بھی کرتا ہے سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 2904 ٹن مرچ برآمد کی اور اس کی مالیت 309.443 ملین روپے تھی۔ اسی طرح سال 10-2009 کے دوران پاکستان نے 3584 ٹن مرچ برآمد کی جبکہ اس کی مجموعی مالیت 415.326 ملین روپے تھی۔

پاکستان نے اپنی مرچ متحدہ عرب امارات، میکسیکو، سعودی عرب، سری لنکا، امریکہ، مصر، سینگال، بحرین، عمان اور بنگلہ دیش کو برآمد کی۔

پاکستان مرچ کو برآمد کرنے کے ساتھ ساتھ درآمد بھی کرتا ہے۔ سال 09-2008 کے دوران سرخ مرچ کی درآمد 2218 ٹن کے قریب تھی اور اس کی مالیت 124.642 ملین روپے تھی۔ جبکہ سال 10-2009 کے دوران پاکستان نے 5418 ٹن مرچ درآمد کی اور اس کی مالیت 275.151 ملین روپے تھی۔

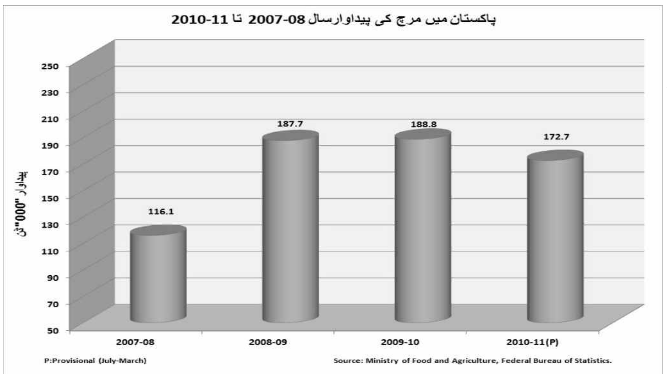

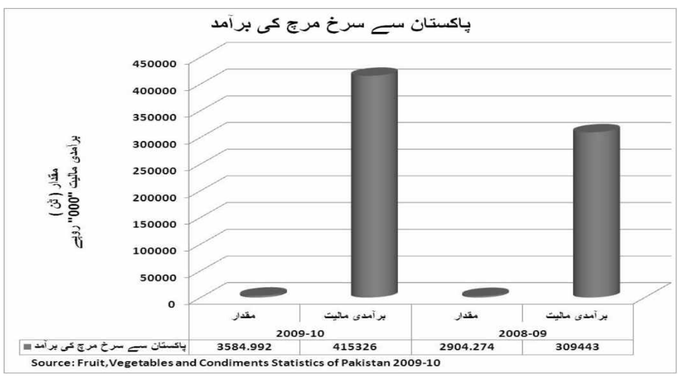

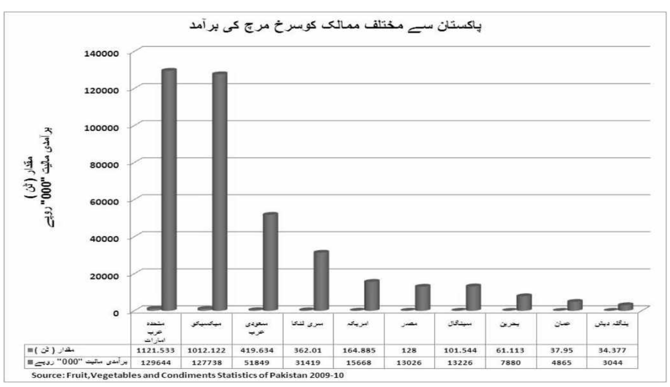

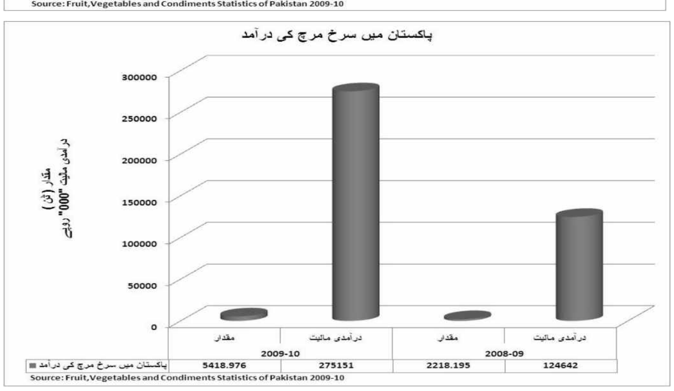

پاکستان نے اپنی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مرچ کوزیادہ تر بھارت سے درآمد کیا۔ سال2009-10 کے دوران پاکستان نے بھارت سے5414 ٹن سرخ مرچ درآمد کی اور اس کی مجموعی مالیت274.890 ملین روپے تھی۔ مرچ کی ملکی ضرورت میں ورز بروز اضافہ ہو رہا ہے لہذا پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنی مقامی مرچ کی پیداوار کو بڑھائے تا کہ ہمارے ملک کی کمزور معیشت پر بوجھ کم ہو سکے۔

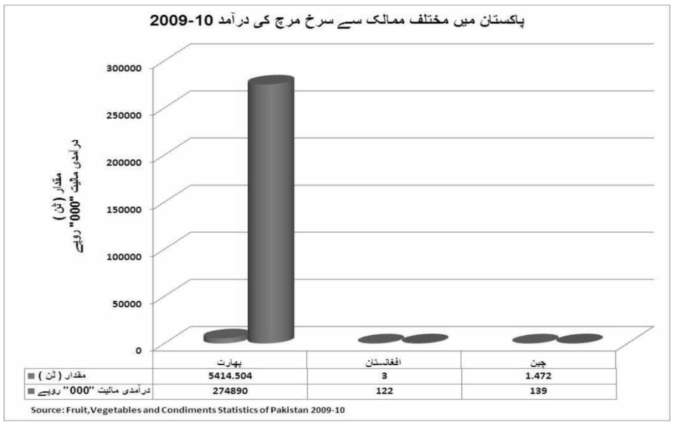

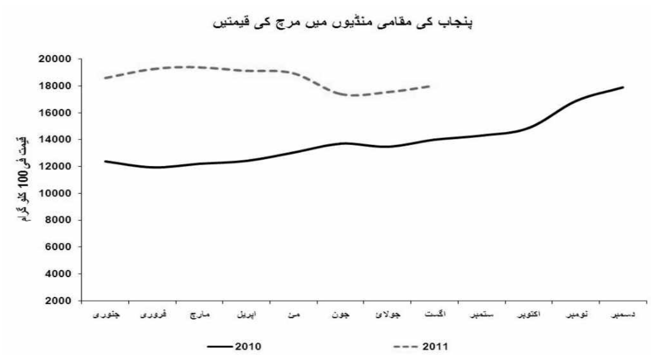

جولائی میں سرخ مرچ کی اوسط قیمت17520 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو کہ ماہ اگست میں بڑھ کر18030 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی۔ اور شرح اضافہ 2.86 فیصد رہا۔ سرخ مرچ کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اگست کی نسبت29.72 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی اگست کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اگست کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/100 کلوگرام

منڈی	اگست(2011) کی قیمتیں	جولائی(2011) کی قیمتیں	اگست(2010) کی قیمتیں	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا جولائی(2011) سے موازنہ	اگست (2011) کی فیصد قیمتوں کا اگست(2010) سے موازنہ
لاہور	24089	20821	16292	15.69	47.85
فیصل آباد	16875	16897	14042	-0.13	20.18
سرگودھا	19307	18128	11875	6.51	62.59
ملتان	14251	14106	12113	1.03	17.65
گوجرانوالہ	16850	16600	14888	1.51	13.18
اوکاڑہ	18000	18140	12167	-0.77	47.94
راولپنڈی	18750	18827	14025	-0.41	33.69
رحیم یار خان	16357	15513	16042	5.44	1.96
بہاولپور	17825	16390	14125	8.76	26.19
ڈیرہ غازی خان	18000	19777	14292	-8.98	25.94
اوسط	**18030**	**17520**	**13986**	**2.86**	**29.72**

ایگری مارکیٹنگ رواںڈاپ کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے ضلعی دفاتر سے رابطہ کریں

نمبرشمار	نام	ایڈریس	فون نمبر
1	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) لاہور	محکمہ زراعت (معاشیات وتجات) 21ڈیوس روڈ لاہور	042-99200756
2	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) شیخوپورہ	مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ	056-3781130
3	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) قصور	نزد شناختی کارڈ آفس قصور	049-9239081
4	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب	معرفت مارکیٹ کمیٹی ننکانہ صاحب	056-2874647
5	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ	نزد سیالکوٹ بائی پاس بالمقابل کرائسٹ پبلک سکول گوجرانوالہ	055-9200201
6	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) نارووال	معرفت مارکیٹ کمیٹی نارووال	0542-410837
7	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) گجرات	رحمان سعید روڈ شادمان کالونی گجرات	053-3534576
8	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤالدین	معرفت مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین	0546-508268
9	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) سیالکوٹ	مسلم کالونی کرسچن ٹاؤن سیالکوٹ	052-3550363
10	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) حافظ آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی حافظ آباد	0547-520700
11	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) اٹک	معرفت مارکیٹ کمیٹی حضرو، اٹک	
12	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) راولپنڈی	پھول دار نرسری نزد نواز شریف پارک مری روڈ راولپنڈی	051-9290809
13	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) چکوال	محلہ فاروقی نزد دلبر دربار چکوال	0543-553106
14	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) جہلم	معرفت مارکیٹ کمیٹی جہلم	0544-9270191
15	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) سرگودھا	346 -اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	048-3214911
16	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) خوشاب	معرفت مارکیٹ کمیٹی خوشاب	0454-920176
17	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) میانوالی	محلہ کوشالہ یثرب سٹریٹ میانوالی	0459-230885
18	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) بھکر	منڈی ٹاؤن بھکر	0453-9200162
19	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) فیصل آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد	041-9200539
20	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) جھنگ	مکان نمبر15/ A-8 9-سول لائن یوسف شاہ روڈ جھنگ	047-9200102
21	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) چنیوٹ	معرفت مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ	047-6332957
22	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0462-515453
23	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) ملتان	54-G شاہ رُکن عالم کالونی ملتان	061-9220178
24	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) لودھراں	معرفت مارکیٹ کمیٹی لودھراں	0608-9200041
25	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) خانیوال	B-W-16بلاک پیپلز کالونی خانیوال	065-9200328
26	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) وہاڑی	78-F بلاک نزد پارک وہاڑی	067-3362907
27	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر280 عمر بلاک شاداب ٹاؤن ساہیوال	040-4222086 040-9239027
28	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) پاکپتن	مولوی منظور روڈ پاکپتن	0457-352918
29	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) اوکاڑہ	گلی نمبر5 امیر کالونی اوکاڑہ	044-9200274
30	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) بہاولنگر	بہاولنگر	063-9239027
31	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) بہاولپور	نیو صادق کالونی نزد دبئی پیلس بخاری منزل بہاولپور	062-9255549
32	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) رحیم یار خان	مکان نمبر11-A/14 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڈ رحیم یار خان	068-5875240
33	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	064-9260495
34	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) مظفر گڑھ	بلڈنگ نمبر436 -I- نزد شیر والی چوک ریلوے روڈ مظفر گڑھ	066-9200079
35	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) راجن پور	32-نیو غلہ منڈی ڈیرہ روڈ راجن پور	0604-688629
36	ای اے ڈی اے(ای اینڈ ایم) لیہ	لیہ	0606-410565

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

☆ منڈی کے تازہ نرخ جاننے کیلئے محکمہ کی ویب سائٹ **www.amis.pk** دیکھیں

☆ ٹال فری نمبر **0800-51111**

☆ تحقیقاتی رپورٹس، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

☆ موبائل فون کے ذریعے منڈی کے تازہ ترین ریٹ کی فراہمی **"emandi"** ایس ایم ایس سروس

☆ **27** زرعی منڈیوں میں الیکٹرک ریٹ بورڈ کے ذریعے تازہ ترین نرخوں کی فراہمی

مارکیٹنگ راؤنڈ اپ محکمہ کی ویب سائٹ **www.amis.pk** سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے

ایگریکلچر مارکیٹنگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
21 ڈیوس روڈ لاہور۔فون 042-99201094-99204229